مقدس علیہ السلام نے کہ اے خداوند اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بے گناہ ٹھہر نہیں سکتا۔ اے خدا اپنے کامل کرم سے مجھ پر رحم کر اور اپنے رحموں کی فراوانی سے میرے گناہ مٹا دے۔ مجھے میری برائی سے خوب دھو اور مجھے میرے گناہ سے پاک کر۔ آمین! خدا ہمیشہ ہماری ملکہ معظمہ وکٹوریا کا حافظ ہے۔ میں بیان نہیں کر سکتا خوبی اس پر رحم اشتہار کی جو ہماری ملکہ معظمہ نے جاری کیا بے شک ہماری ملکہ معظمہ کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے بیشک یہ پر رحم اشتہار الہام سے جاری ہوا ہے۔ ہندوستان کا بہت قدیم قاعدہ چلا آیا ہے کہ جب دارالسلطنت پر کوئی بادشاہ خواہ ازروئے استحقاق کے اور خواہ بغیر استحقاق کے قائم ہوا۔ سب سردار ملکوں کے اس کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس ہنگامہ میں بھی یہی ہوا کہ جب دلی کا بادشاہ تخت پر بیٹھا اور ملکوں میں خبر پہنچی کہ دلی کے بادشاہ نے تخت سنبھالا سب نے بادشاہ کی طرف رجوع کی جبکہ دلی کا بادشاہ پکڑا گیا اور وہ دارالسلطنت ہمارے گورنمنٹ کے قبضہ میں آیا سب کو یقین تھا کہ جملہ مفسد جنہوں نے سر اٹھایا ہے، اطاعت کریں گے شاید فوج باغی کے لوگ رہ جاتے مگر یہ امر جو ظہور میں نہ آیا اس کا سبب لکھنا ہم اپنی اس رائے میں ضروری نہیں سمجھتے۔

ملکہ معظمہ کا اشتہار نہایت قابل تعریف ہے بلکہ خدا کے الہام سے جاری ہوا ہے۔

The promulgation of Her Majesty's Proclamation highly commendable, indeed, may be said to have originated under divine inspiration.

اصل پنجم

بدانتظامی اور بے اہتمامی فوج

ہمارے گورنمنٹ کا انتظام فوج ہمیشہ قابل اعتراض کے تھا۔ فوج انگلشیہ کی کمی ہمیشہ اعتراض کی جگہ تھی۔ جبکہ نادر شاہ نے خراسان پر فتح پائی اور ایران اور افغانستان دو مختلف ملک اس

پنجم بدانتظامی و بے اہتمامی فوج

کے قبضہ میں آئے۔ اس نے برابر کی دو فوجیں آراستہ کیں۔ ایک ایرانی قزلباشی دوسری افغانی جب ایرانی فوج کچھ عدول حکمی کا ارادہ کرتی تو افغانی فوج اس کے دبانے کو موجود تھی اور جب افغانی فوج سرتابی کرتی تو قزلباشی اس کے تدارک کو موجود ہوتی۔ ہمارے گورنمنٹ نے یہ کام ہندوستان میں نہیں کیا۔ ہم نے مانا کہ ہندوستانی فوج سرکار کی بڑی تابعدار اور خیرخواہ اور جانثار تھی مگر یہ کہاں سے عہد ہو گیا تھا کہ کبھی اس فوج کے خلاف مرضی حکم نہ ہوگا اور کسی حکم سے یہ فوج آزردہ خاطر نہ ہوگی۔ پھر درصورت ناراض ہو جانے اس فوج کے جیسا کہ ہوا کیا راہ رکھی تھی ہمارے گورنمنٹ نے جس سے اس تمردی کا رفع دفع فی الفور ہو سکتا۔

Fiftyly,--- The iusubordinate state of the Indian forces.

فوج انگلشیہ کی کمی

The paucity of the English forces.

یہ بات سچ ہے کہ ہمارے گورنمنٹ نے ہندو مسلمان دونوں قوموں کو جو آپس میں مخالف ہیں، نوکر رکھا تھا مگر بسبب مخلوط ہو جانے ان دونوں قوموں کے ہر ایک پلٹن میں یہ تفرقہ نہ رہا تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک پلٹن کے جتنے نوکر ہیں، ان میں بسبب ایک جگہ رہنے کے اور ایک لڑی میں مرتب ہونے کے آپس میں اتحاد اور ارتباط برادرانہ ہوتا جاتا تھا۔ ایک پلٹن کے سپاہی اپنے آپ کو ایک برادری سمجھتے تھے اور اسی سبب سے ہندو مسلمان کی تمیز نہ تھی۔ دونوں قومیں آپس میں اپنے آپ کو بھائی سمجھتی تھیں۔ اس پلٹن کے آدمی جو کچھ کرتے تھے سب اس میں شریک ہو جاتے تھے۔ ایک دوسرے کا حامی اور مددگار ہوتا جاتا تھا۔ اگر انہیں دونوں قوموں کی پلٹن اس طرح پر آراستہ ہوتیں کہ ایک پلٹن نری ہندوؤں کی ہوتی جس میں کوئی مسلمان نہ ہوتا اور ایک پلٹن نری مسلمانوں کی ہوتی جس میں کوئی ہندو نہ ہوتا تو یہ آپس کا اتحاد اور برادری نہ ہونے پاتی اور وہی تفرقہ قائم رہتا اور میں

مسلمانوں اور ہندوؤں کو مخلوط کر کر پلٹنوں میں نوکر رکھنا

The employment of Hindoos and Mahomedans in the same regiment.

مسلمانوں کی جدا پلٹن ہوتی تو شاید مسلمانوں کو کارتوس کاٹنے میں عذر نہ ہوتا

If these two castes formed distinct Regts. Perhaps the Mahamedan would not have objected to the use of the new crtridges.

خیال کرتا ہوں کہ شاید مسلمان پلٹنوں کو کارتوس جدید کاٹنے میں بھی کچھ عذر نہ ہوتا۔

فوج ہندوستانی کا نہایت مغرور ہو جانا اور اس کے سبب

The pride of the Indian forces and its causes.

فوج انگلشیہ کے کم ہونے سے رعایا کو بھی جو کچھ خوف تھا وہ صرف ہندوستانی ہی فوج کا تھا، علاوہ اس کے ہندوستانی فوج کو بھی بے انتہا غرور تھا وہ اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتے تھے۔ فوج انگلشیہ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے تھے۔ تمام ہندوستان کی فتوحات صرف اپنی تلوار کے زور سے جانتے تھے ان کا یہ قول تھا کہ برما سے لے کر کابل تک ہم نے سرکار کو فتح کر دیا ہے۔ علی الخصوص پنجاب کی فتح کے بعد ہندوستانی فوج کا غرور بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ اب ان کے غرور نے یہاں تک نوبت پہنچائی تھی کہ ادنیٰ ادنیٰ بات پر تکرار کرنے پر مستعد تھے میں خیال کرتا ہوں کہ فوج کے غرور اور تکبر کی یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ کچھ عجب نہ تھا کہ وہ کوچ اور مقام پر بھی تکرار کرنے لگتی۔

جنوری سنہ ۱۸۵۷ء کے بعد فوج میں صلاح اور پیغام ہونے کہ کارتوس نہ کاٹیں گے

The league of the Indian Army against the use of the new cartridges; formed after January 1857.

ایسے وقت میں کہ جب فوج کا یہ حال تھا اور ان کے سر غرور و تکبر سے بھرے ہوئے تھے اور دل میں یہ جانتے تھے کہ جس بات پر ہم اڑیں گے اور تکرار کریں گے خواہ مخواہ سرکار کو ماننا پڑے گا۔ ان کو نئے کارتوس دیئے گئے جس میں وہ یقین سمجھتے تھے کہ چربی کا میل ہے اور اس کے استعمال سے ہمارا دھرم جاتا رہے گا۔ انہوں نے اس کے کاٹنے سے انکار کیا جب بارک پور کی پلٹن اس جرم میں موقوف ہو گئی اور حکم سنایا گیا تو تمام فوج نہایت رنجیدہ ہوئی کیونکہ وہ یوں سمجھتے تھے کہ بسبب تحلل مذہب کے بارک پور کی پلٹن کا کچھ قصور نہ تھا۔ وہ محض بے قصور اور صرف سرکار کی ناانصافی سے موقوف ہوئی ہے۔ تمام فوج نہایت رنجیدہ تھی کہ ہم نے سرکار کے ساتھ رفاقتیں کیں۔ اپنے سر کٹائے سرکار کو ملک در ملک فتح کر دیئے اور سرکار ہمارے مذہب

لینے کے درپے ہوئی اور واجبی بات پر موقوف کر دیا۔ اس وقت کچھ فساد نہ ہوا کیونکہ فوج پر بجز موقوفی کے اور کچھ جبر نہ ہوا تھا مگر تمام فوج کے دل میں کچھ تو بسبب یقین ہونے چربی کارتوس میں اور کچھ بسبب رنج موقوفی پلٹن بارک پور کے اور سب سے زیادہ بسبب غرور اور خودبینی اور اس خیال سے کہ جو کچھ ہیں ہم ہیں، مصمم ارادہ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی بھی کارتوس نہیں کاٹنے کا اس میں کچھ ہی ہو جائے۔ بلاشبہ بعد واقعہ بارک پور آپس میں فوجوں کے خط و کتابت ہوئی پیغام آئے کہ کارتوس جدید کوئی نہ کاٹے اب تک تمام فوج کے دل میں ناراضی اور غصہ تو ہے مگر میری رائے میں ابھی تک کچھ فاسد ارادہ نہیں۔

میرٹھ میں سزائے نامناسب کا ہونا اور بسبب رنج اور غرور کے فوج کی سرکشی کرنا

The impropriety of punishing the non commissioned Officers at Meerut, which touched the vanity of the Indian forces.

دفعتاً تقدیر سے کم بخت مئی سنہ ۱۸۵۷ء کی آ گئی۔ میرٹھ میں سپاہ کو بہت سخت سزا دی گئی جس کو ہر ایک عقلمند بہت برا اور ناپسند جانتا ہے۔ اس سزا کا رنج جو کچھ فوج کے دل پر گزرا بیان سے باہر ہے۔ وہ اپنے تمغوں کو یاد کرتے تھے اور بجائے اس کے بیڑیوں اور ہتھکڑیوں کو پہنے ہوئے دیکھ کر روتے تھے۔ وہ اپنی وفاداریوں کا خیال کرتے تھے اور پھر اس کے صلہ میں جو ان کو انعام ملا تھا، دیکھتے تھے اور علاوہ اس کے ان کا بے انتہا غرور جو ان کے سر میں تھا اور جس کے سبب وہ اپنے تئیں ایک بہت ہی بڑا سمجھتے تھے ان کو زیادہ رنج دیتا تھا۔ پھر سب فوج مقیم میرٹھ کو یقین ہو گیا کہ یا ہم کو کارتوس کاٹنا پڑے گا یا یہی دن نصیب ہو گا۔ اسی رنج اور غصہ کی حالت میں دسویں مئی کو فوج سے وہ حرکت سرزد ہوئی کہ شاید اس کا نظیر بھی کسی تاریخ میں نہیں ملنے کا۔ اس فوج کو کیا چارہ رہا تھا اس حرکت کے بعد بجز اس کے کہ جہاں تک ہو سکے مفسدے پورے کرے۔

بعد فساد میرٹھ کے فوج کو گورنمنٹ کا اعتبار نہ رہا

Want of confidence in the Indian forces towars Government, after the occurrences of Meerut.

جہاں جہاں فوج میں یہ خبر پہنچی تمام فوج زیادہ تر رنجیدہ ہوئی میرٹھ کی فوج سے جو حرکت ہوئی تھی، اس سے تمام ہندوستانی فوج نے یقین جان لیا تھا کہ اب سرکار کو ہندوستانی فوج کا اعتبار نہ رہا۔ سرکار وقت پاکر سب کو سزا دے گی اور اس سبب سے تمام فوج کو اپنے افسروں کے فعل اور قول کا اعتبار اور اعتماد نہ تھا سب آپس میں کہتے تھے کہ اس وقت تو یہ ایسی باتیں ہیں جب وقت نکل جائے گا تو یہ سب آنکھیں بدل لیں گے۔ میں بہت معتبر بات کہتا ہوں کہ دہلی میں جو فوج باغی جمع تھی، اس میں سے ہزاروں آدمیوں کو اس بے جا حرکت اور بے فائدہ بغاوت کا رنج تھا۔ وہ روتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری قسمت نے یہ کام ہم سے کروایا پھر بہت افسوس سے کہتے تھے کہ اگر ہم نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ایک نہ ایک دن سرکار ہم کو تباہ کر دیتی کیونکہ سرکار کو اب ہندوستانی فوج پر اعتماد نہیں رہا تھا۔ وہ قابو کا وقت جب پاتے ہم کو تباہ کر دیتے۔ ابتدائے غدر میں جبکہ ہنڈن پر فوج کشی کا ارادہ ہوا ہے، ہنوز فوج روانہ نہ ہوئی تھی کہ بعضے آدمیوں کی صاف رائے تھی کہ جس وقت دہلی پر فوج سے لڑائی شروع ہوئی بلاشبہ تمام ہندوستانی فوج بگڑ جائے گی چنانچہ یہی ہوا سبب اس کا یہی تھا کہ فوج سے لڑائی شروع ہونے کے بعد ممکن نہ تھا کہ باقی فوج سرکار سے مطمئن رہتی وہ ضرور سمجھتے تھے کہ جب ہمارے بھائی بندوں کو مار لیں گے تب ہم پر متوجہ ہوں گے اس لئے سب نے فساد پر کمر باندھ لی اور بگڑتے گئے جن کے دل میں کچھ فساد نہ تھا وہ بھی بسبب شامل ہونے فوج کے اس جتھہ سے الگ نہ ہو سکے۔ ہندوستانی رعایا جانتی تھی کہ سرکار کے پاس جو کچھ ہے وہ ہندوستانی فوج ہے۔ جب تمام فوج کا بگڑنا مشہور ہو گیا سب نے سر اٹھایا عملداری کا ڈر دلوں سے جاتا رہا اور سب جگہ فساد برپا ہو

گیا۔

پنجاب میں سرکشی نہ ہونے کے سبب۔

Why the mutiny did not break-out in the Punjab, and its causes.

اب ہماری اس رائے کو پنجاب کے حالات پر تولو پنجاب کے مسلمان بہت ستم رسیدہ تھے۔ سکھوں کے ہاتھ سے سرکاری عملداری سے ان کا چنداں نقصان نہ ہوا تھا۔ سرکار نے پنجاب میں ابتدائے عملداری میں بہت تشدد کیا تھا اور اب دن بدن رفاہ کرتی جاتی تھی۔ برخلاف ہندوستان کے کہ یہاں معاملہ بالعکس تھا۔ ابتدائے عملداری میں تمام ملک کے ہتھیار لے لئے گئے کسی کو قابو فساد کا نہ رہا تھا اگرچہ وہ تمول سکھوں کو جو پہلے تھا، نہ رہا تھا مگر ان کا کمایا ہوا روپیہ جو ان کے پاس جمع تھا، ابھی خرچ نہ ہو چکا تھا اور وہ مفلسی جو ہندوستان میں تھی، وہاں ابھی نہیں آئی تھی۔ اس کے سوا تین سبب اور بہت قوی تھے جو پنجاب نہ بگڑا اول یہ کہ فوج انگلشیہ وہاں موجود تھی، دوسرے یہ کہ وہاں کے حکام کی ہوشیاری سے دفعتاً بے خبری میں ہندوستانی فوج کے ہتھیار لے لئے گئے۔ بسبب طغیانی اور کثرت سے واقع ہونے دریاؤں اور بند ہو جانے گھاٹوں کے ہندوستانی فوج بے قابو ہو گئی۔ فوج کا فساد برپا نہ ہو سکا۔ تیسرے یہ کہ تمام سکھ اور پنجابی اور پٹھان جن سے احتمال فساد تھا سرکار میں نوکر ہو گئے اور لوٹ کا لالچ اس پر مزید تھا۔ جو بات رعایا ہندوستان اور روزگار پیشہ کو باغیوں کے ہاں بمشکل اور بذلت حاصل ہوتی تھی، وہ اہل پنجاب کو سرکار کے ہاں بعزت و بلاوقت نصیب تھا۔ پھر حالات پنجاب کے ہندوستان کے حالات سے بالکل مخالف تھے۔